اداریہ

حکومت پاکستان نے وزارت اقلیتی امور کی قرارداد (۲۳ جنوری ۱۹۹۲ء) کی شق ۴ (ذیلی شق ۴) اور ۷ کے تحت حاصل شدہ اختیارات سے کام لیتے ہوئے ۱۶ مئی ۱۹۹۲ء کو وفاقی اقلیتی مشاورتی کونسل کی تشکیل کی ہے۔ پہلی بار کونسل وزارت اقلیتی امور کے قائم کیے جانے کے فوراً بعد ۱۹۹۰ء میں بنائی گئی تھی۔ نئی تشکیل شدہ کونسل ۶۵ ارکان پر مشتمل ہے جن میں سے چھ افراد بر بنائے عہدہ وزارتِ اقلیتی امور کے نمائندہ ہیں۔ باقی ۵۹ ارکان میں قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے اقلیتی ارکان اور ارکانِ قومی اسمبلی کے نامزد ۲۰ افراد اور ۱۲ دوسرے نامزد افراد شامل ہیں۔

وفاقی اقلیتی مشاورتی کونسل میں ایک خاندان کے افراد کا یکجا ہوجانا اس لیے اچنبھے کی بات نہیں کہ بعض اوقات ایک ہی خاندان کے افراد قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں اپنی برادری کے نمائندہ ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر قومی اسمبلی، پنجاب اسمبلی اور سرحد اسمبلی میں احمدی نمائندوں کا تعلق ایک ہی خاندان سے ہے اور یہ تینوں مشاورتی کونسل کے رکن ہیں۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ اطلاعات کے مطابق ارکان قومی اسمبلی کی اکثریت نے اپنی صوابدید کے تحت جن افراد کو کونسل کی رکنیت کے لیے نامزد کیا ہے، وہ اُن کے رشتہ دار ہیں۔ ایک مسیحی جریدے نے نشان دہی کی ہے کہ "روفن جولیس نے اپنی بیوی اور طارق۔ سی۔ قیصر نے اپنے بھائی کو نامزد کیا ہے۔"

وفاقی اقلیتی مشاورتی کونسل کی تشکیلِ جدید کے بعد یکم جولائی کو اس کا پہلا اجلاس ہوا، [اسلام آباد] جس میں وزیر اعظم پاکستان نے شرکت کی۔ کونسل کے چیئرمین وزیر مملکت برائے اقلیتی امور نے سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ اسمبلیوں کے لیے "اقلیتی نشستوں کے حلقہ ہائے نیابت مسلم نشستوں کی طرح طے کیے جائیں۔" اُنہوں نے مزید کہا کہ "اقلیتوں کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ اقلیتی خواتین کو اغواء کرلیا جاتا ہے۔ پہلے اور نکاح پر نکاح پڑھ لیا جاتا ہے حالانکہ وہ پہلے سے اقلیتی مرد سے شادی شدہ ہوتی ہیں۔ اقلیتی خاتون کو مسلمان بنا کر مسلمان مرد سے، اقلیتی مرد سے طلاق لیے بغیر، نکاح کردینا صریحاً زیادتی ہے۔"

وزیر اعظم پاکستان نے اپنی تقریر میں کہا کہ "اقلیتوں کی جان و مال، عزت و آبرو کی مسلمانوں کی طرح حفاظت کی جائے گی۔ اقلیتوں کے تمام مسائل حل کیے جائیں گے۔ اقلیتی مشاورتی کونسل کی قابلِ عمل سفارشات پر اُن کی حکومت عمل درآمد کرے گی۔" جناب وزیر اعظم نے توقع ظاہر کی کہ مشاورتی کونسل ٹھوس سفارشات پیش کرے گی اور وزارت اقلیتی امور انہیں عملی جامہ پہنائے گی۔ وزیر اعظم نے کلچرل ایوارڈز کی رقم پندرہ ہزار سے بڑھا کر پچاس ہزار روپے کرنے کا اعلان کیا۔

انھوں نے مزید کہا کہ "آئین نے اقلیتوں کو مکمل تحفظ فراہم کیا ہے۔" اور "اقلیتوں کی فلاح و بہبود ہمارا نصب العین ہے۔ اقلیتیں وطن کی سربلندی کے لیے اہم کردار ادا کریں گی۔"

وفاقی اقلیتی کونسل سے یہ توقع رکھنا غلط نہ ہوگا کہ وہ معاشرے میں رواداری اور بھائی چارے کی فضا قائم رکھنے کے لیے تجاویز پیش کرے گی اور اُن لوگوں کی سرگرمیوں کی حقیقت سے اقلیتوں کو آگاہ کرے گی جو اپنے مفادات کی خاطر شاذ واقعات کو اقلیتوں اور اکثریت کے درمیان ٹکراؤ کے لیے استعمال کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ جب کہ یہ حقیقت سب پر عیاں ہے کہ اقلیتوں کے حوالے سے پاکستان کا ریکارڈ دنیا کے اکثر و بیشتر ملکوں سے زیادہ صاف ہے۔